# ۲۔ امامِ اَعظم کی اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن تک آٹھ اَسانیدِ حدیث

امام ابو حنیفہ جس طرح خلفائے راشدین کے علم الحدیث کے وارث ہیں اس طرح اپنے کئی اکابر اساتذہ کے طرق سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات اور امہات المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت امِّ سلمہ، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہن اور دیگر ازواجِ طیبات تک بھی آپ کی سندِ حدیث موجود ہے۔ ذیل میں ہم قدرے تفصیل سے ان طرق پر روشنی ڈالتے ہیں۔

## امامِ اَعظم کے امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن تک علم الحدیث کے آٹھ طرق

امامِ اَعظم نے اپنے اَجل شیوخ الحدیث کے ذریعے آٹھ طرق سے امہات المؤمنین سے علم الحدیث حاصل کیا۔ یوں ان طرق کی بدولت آپ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم الحدیث سے فیضیاب ہوئے۔ یہ آٹھ طرقِ حدیث درج ذیل ہیں:

۱۔ الإمام أبوحنيفة عن عامر بن شراحيل الشعبي عن عائشة الصدّيقة وأم سلمة وميمونة بنت الحارث رضی اللہ عنہن

۲۔ الإمام أبوحنيفة عن عطاء بن أبي رباح عن عائشة الصديقة وأم سلمة رضی اللہ عنہما

۳۔ الإمام أبوحنيفة عن نافع مولٰى عمر بن الخطاب عن عائشة الصديقة وأم سلمة رضی اللہ عنہما

۴۔ الإمام أبوحنيفة عن زيد بن أسلم مولٰى عمر بن الخطاب عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ عنہا

٥۔ الإمام أبو حنيفة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ عنہا

٦۔ الإمام أبو حنيفة عن محمد بن المنكدر عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ عنہا

٧۔ الإمام أبو حنيفة عن عكرمة مولٰى ابن عباس عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ عنہا

٨۔ الإمام أبو حنيفة عن عثمان بن عبد الله بن موهب التيمي المدني عن أم المؤمنين أم سلمة رضی اللہ عنہا

## اِمامِ اعظم کے اُمہات المؤمنین تک طرقِ حدیث کے آٹھ نقشہ جات

### پہلا طریق

(امہات المؤمنین) عائشہ صدیقہ، ام سلمہ، میمونہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہن

↓

(تابعی) عامر بن شراحیل الشعبی رضی اللہ عنہ

↓

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

## دوسرا طریق

(امہات المؤمنین) عائشہ صدیقہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہما

↓

(تابعی) عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ

↓

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

## تیسرا طریق

(امہات المؤمنین) عائشہ صدیقہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہما

↓

(تابعی) نافع مولیٰ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

↓

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

## چوتھا طریق

(امہات المؤمنین) عائشہ صدیقہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہما

↓

(تابعی) زید بن اسلم مولیٰ عمر بن خطاب ﷺ

↓

امامِ اعظم ابوحنیفہ ﷺ

## پانچواں طریق

(امہات المؤمنین) عائشہ صدیقہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہما

↓

(تابعی) سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب ﷺ

↓

امامِ اعظم ابوحنیفہ ﷺ

## چھٹا طریق

(ام المؤمنین) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

↓

(تابعی) محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ

↓

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

## ساتواں طریق

(ام المؤمنین) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

↓

(تابعی) عکرمہ مولیٰ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ

↓

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

## آٹھواں طریق
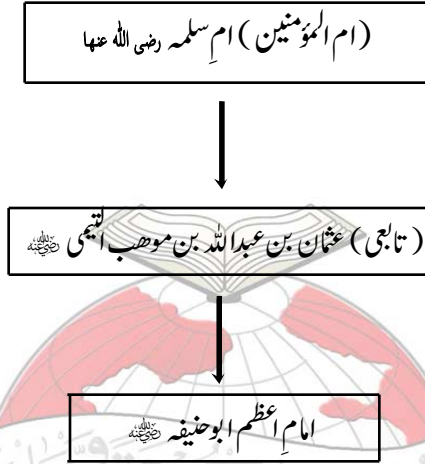
اِمامِ اعظم کے اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنھن تک درج بالا آٹھ طرق میں سے حضرت سالم بن عبد اللہ اور زید بن اسلم کے دو طرق پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ضمن میں تحقیق گزر چکی ہے۔ امام شعبی، حضرت نافع مولیٰ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ اور محمد بن المنکدر کے حوالے سے علیحدہ آگے تحقیق آ رہی ہے۔ ہم ذیل میں بقیہ تین ائمہ کے طرق، عطاء بن ابی رِباح کا دوسرا طریق، عکرمہ مولیٰ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا ساتواں طریق اور عثمان بن عبد اللہ بن موھب کے آٹھویں طریق پر علمی تحقیق بیان کریں گے۔

## (ا) حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کے دوسرے طریق کی تحقیق

امام ابو محمد عطاء بن ابی رِباح اسلم قرشی مکی (متوفی ۱۱۴ھ) کا شمار مکہ کے مفتیانِ عظام اور محدّثینِ کرام میں ہوتا ہے۔ حضرت عطاء بن ابی رِباح بذاتِ خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اپنی ملاقات کو یوں بیان کرتے ہیں:

**أدركت مائتين من أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.** (۱)

''مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسو صحابہ کرام سے شرفِ ملاقات حاصل ہے۔''

محدّثین کی تحقیق کے مطابق امام عطاء نے درج ذیل اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایتِ حدیث کی ہے:

۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ
۵۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
۸۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
۱۰۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
۱۱۔ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ
۱۲۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ
۱۳۔ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ
۱۴۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
۱۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

---

(۱) ۱۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۵: ۸۱
۲۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۷: ۱۸۱

۱۶۔ حضرت ام ہانی بنتِ ابی طالب رضی اللہ عنہا[(۱)]

امام ابنِ ابی حاتم نے امامِ اعظم کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عن عطاء.[(۲)]

''انہوں نے عطا بن ابی رباح سے روایت کیا ہے''

## (۲) حضرت عکرمہ مولٰی ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کے ساتویں طریق کی تحقیق

حضرت ابو عبد اللہ عکرمہ (متوفی ۱۰۷ھ) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ محدّثینِ کرام کے مطابق آپ نے درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے:

۱۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
۶۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
۷۔ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ
۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۹۔ حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ
۱۰۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ
۱۱۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ
۱۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
۱۳۔ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ
۱۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ

(۱) ۱۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۰: ۷۰-۷۲
۲۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۵: ۷۸-۷۹
۳۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۷: ۱۸۰

(۲) ۱۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعديل، ۸: ۴۴۹

۱۵۔ حضرت حمنہ بنت جحش ۱۶۔ حضرت ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہن[1]

امام مزی 'تھذیب الکمال' میں امامِ اعظم کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

روى عن عكرمة مولى ابن عباس.[2]

''آپ نے عکرمہ مولیٰ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔''

## (۳) حضرت عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے آٹھویں طریق کی تحقیق

امامِ اعظم نے براہِ راست علم الحدیث حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب تمیمی مدنی (متوفی ۱۲۰ھ) سے حاصل کیا جبکہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے کے علاوہ درج ذیل صحابہ کرام سے بھی روایت کیا ہے:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۲۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ[3]

امام ذہبی اور مزی نے حضرت عثمان بن عبد اللہ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عنه أبو حنيفة.[4]

''امام ابوحنیفہ نے ان سے روایت کیا ہے۔''

---

(۱) ۱۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۰: ۲۶۵

۲۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۵: ۱۲۔۱۳

(۲) مزی، تهذيب الكمال، ۲۹: ۴۱۹

(۳) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۶: ۲۳۱

۲۔ مزی، تهذيب الكمال، ۱۹: ۴۲۳

۳۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۵: ۱۸۷

(۴) ۱۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۵: ۱۸۷

۲۔ مزی، تهذيب الكمال، ۱۹: ۴۲۳

## ۳۔ امامِ اعظم کی عبادلۂ ثلاثہ تک اَسانیدِ حدیث

امامِ اعظم کو یہ خوش نصیبی بھی حاصل ہے کہ آپ اپنے اکابر شیوخ تابعین کے کئی طرق اور واسطوں سے خلفائے راشدین اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اَزواجِ مطہرات کے علاوہ عبادلۂ ثلاثہ حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے علم الحدیث کے بھی وارث ہیں۔

### (ا) اِمامِ اَعظم کی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک علم الحدیث کی سات اَسانید

جس طرح خصوصی طور پر حضرت علی کرم اللہ وجھہ کے ذریعے علم الحدیث کوفہ میں منتقل ہوا اسی طرح جلیل القدر صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی کوفہ میں علم الحدیث کے بانی کہلائے۔ کوفہ میں ان کی خدمات کا تفصیلی تذکرہ راقم کی کتاب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ امام الائمۃ فی الحدیث (جلد اوّل) میں ہو چکا ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اسانید پر تحقیق کرتے ہوئے ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے تلامذہ قاضی شریح بن حارث کوفی، حضرت علقمہ بن قیس کوفی اور مسروق بن اَجدع کوفی جیسے اکابر تابعین تک امام اعظم کی اسانید آپ کے تین تابعین شیوخ امام ابراہیم بن یزید نخعی کوفی، امام ابو اسحاق سبیعی اور امام سلمہ بن کُہَیل کوفی کے ذریعے ذکر کیں، وہیں ہم نے یہ ذکر بھی کیا ہے کہ یہ تینوں اکابر تابعین (قاضی شریح، حضرت علقمہ اور مسروق) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بھی تلامذہ ہیں۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے جمیع شاگردوں میں کچھ اور بھی نمایاں تھے۔

۱۔ امام ابراہیم نخعیؒ بیان کرتے ہیں:

كان أصحاب عبد الله الذين يقرؤون ويفتون ستة: علقمة، والأسود، ومسروق، وعبيدة، والحارث بن قيس، وعمرو بن

شرحبيل.(۱)

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے وہ شاگرد جو لوگوں کو قرآن پڑھاتے اور فتویٰ دیتے تھے، چھ ہیں: علقمہ بن قیس، اسود بن یزید، مسروق بن اجدع، عبیدہ سلمانی، حارث بن قیس اور عمرو بن شرحبیل۔‘‘

۲۔ امام شعبیؒ فرماتے ہیں:

**كان الفقهاء بعد أصحاب رسول الله ﷺ بالكوفة في أصحاب عبدالله بن مسعود، وهؤلاء: علقمة بن قيس النخعي، وعبيدة بن قيس المرادي ثم السلماني، وشريح بن الحارث الكندي، ومسروق بن الأجدع الهمذاني ثم الوادعي.(۲)**

’’حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے بعد کوفہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد فقہاء تھے۔ ان کے نام یہ ہیں: علقمہ بن قیس النخعی، عبیدہ بن قیس المرادی السلمانی، شریح بن حارث الکندی اور مسروق بن اجدع الھمذانی الوادعی۔‘‘

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ کوفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علم کے وارث درج ذیل سات (۷) نمایاں اشخاص تھے:

۱۔ علقمہ بن قیس ۲۔ اسود بن یزید ۳۔ مسروق بن اجدع



(۱) ۱۔ ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۶: ۱۰
۲۔ عجلی، معرفة الثقات، ۱: ۲۳۰
۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۲: ۲۹۹، ۱۳: ۲۳۳
۴۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۴: ۶۵

(۲) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۲: ۲۹۹
۲۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۰: ۳۰۴
۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۴: ۵۶

۴۔ عبیدہ سلمانی ۵۔ حارث بن قیس ۶۔ عمرو بن شرحبیل

۷۔ قاضی شریح بن حارث الکندی

درجِ بالا اِن ساتوں جلیل القدر حضرات کے ذریعے امامِ اعظم نے اپنے شیوخ کے واسطوں سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا علم سمیٹا۔ امامِ اعظم کے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک سات طرق درج ذیل ہیں:

**۱۔ الإمام أبوحنيفة عن إبراهيم النخعي عن علقمة بن قيس عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ**

**۲۔ الإمام أبوحنيفة عن أبي إسحاق السبيعى عن الأسود بن يزيد النخعي عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ**

**۳۔ الإمام أبوحنيفة عن عامر بن شراحيل الشعبي عن مسروق بن الأجدع عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ**

**۴۔ الإمام أبوحنيفة عن أبي حصين عثمان بن عاصم الأسدي عن عبيدة بن عمرو السلماني عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ**

**۵۔ الإمام أبوحنيفة عن أبي إسحاق السبيعى عن أبي ميسرة عمرو بن شرحبيل عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ**

**۶۔ الإمام أبوحنيفة عن عامر بن شراحيل الشعبي عن القاضي شريح بن الحارث الكندي عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ**

**۷۔ الإمام أبوحنيفة عن سليمان بن مهران الأعمش عن خيثمة بن عبدالرحمن عن الحارث بن قيس عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ**

## حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ تک طرقِ حدیث کا پہلا اور دوسرا نقشہ

**١۔ الإمام أبوحنيفة عن إبراهيم النخعي عن علقمة بن قيس عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ**

**٢۔ الإمام أبوحنيفة عن أبي إسحاق السبيعى عن الأسود بن يزيد النخعي عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ**
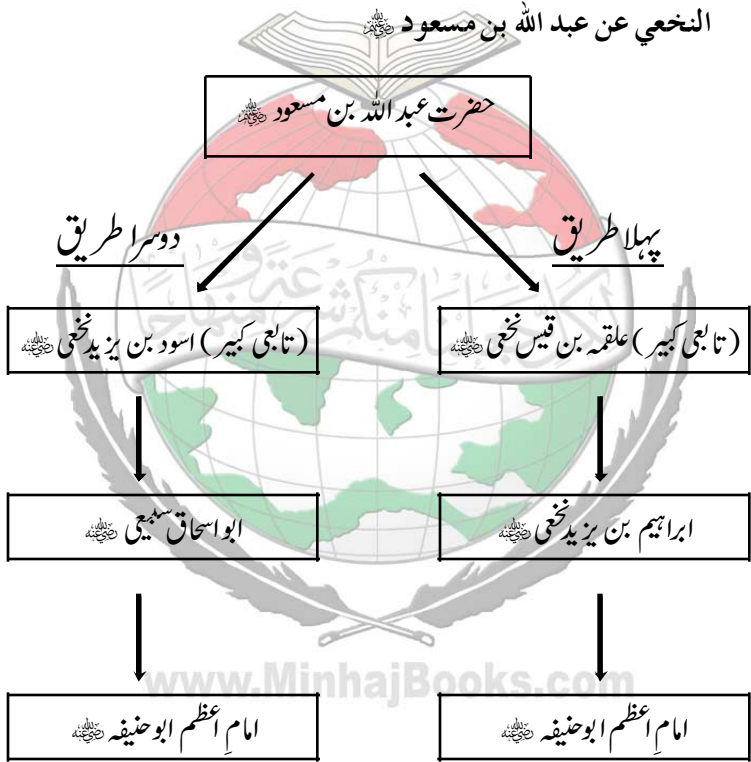
## ا۔ پہلے طریق کی تحقیق

امامِ اعظم نے اپنے شیخ امام ابراہیم نخعی سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت علقمہ بن قیس نخعی (۶۲ھ) سے حاصل کیا اور وہ براہِ راست حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث سے مستفید ہوئے۔ امام ابنِ ابی حاتم، امام کلاباذی اور دیگر ائمہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس نخعی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے علم الحدیث حاصل کیا ہے۔[1]

امام مسلم، امام ابنِ حبان اور امام ابنِ ابی حاتم جیسے علم الجرح والتعدیل کے ائمہ نے حضرت علقمہ بن قیس کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روی عنه إبراهیم.[2]

''ابراہیم نخعی نے ان سے روایت کیا ہے۔''

محدّثِ شام امام محمد بن یوسف صالحی نے امامِ اعظم کے اساتذہ کی فہرست میں امام ابراہیم بن یزید نخعی کا نام درج کیا ہے۔[3]

---

(۱) ۱۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعدیل، ۶: ۴۰۴
۲۔ کلاباذی، رجال صحیح البخاری، ۲: ۵۷۵
حضرت علقمہ بن قیس کے مزید شیوخ کی تفصیل اور حوالہ جات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طرق میں دیکھیں۔

(۲) ۱۔ مسلم، الکنی والأسماء، ۱: ۴۳۰
۲۔ ابن حبان، الثقات، ۵: ۲۰۸
۳۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعدیل، ۶: ۴۰۴

(۳) صالحی شامی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم: ۶۶

## ۲۔ دوسرے طریق کی تحقیق

امامِ اعظم نے اپنے شیخ امام ابو اِسحاق سبیعی سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت اسود بن یزید نخعی (۷۵ھ) سے حاصل کیا۔ حضرت اسود بن یزید نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کرنے کے علاوہ درج ذیل اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث کو اخذ کیا ہے:

۱۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۔۔۔ ۲۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۳۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ۔۔۔ ۴۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

۵۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ۔۔۔ ۶۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا[1]

امام ابو اسحاق عمرو بن عبد اللہ سبیعی، حضرت اسود بن یزید سے روایت کرتے ہیں اسے امام مسلم، ابنِ منجویہ اور دیگر ائمہ نے حضرت اسود کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عنه أبو إسحاق.[2]

’’ابو اسحاق سبیعی نے اِن سے روایت کیا ہے۔‘‘

خطیب بغدادی اور ذہبی جیسے نقاد ائمۂ رجال نے امامِ اعظم کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ آپ نے امام ابواسحاق سے روایت کیا ہے۔[3]

(۱) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۱: ۴۴۹
۲۔ مسلم، الکنی والأسماء، ۱: ۵۶۳
۳۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱: ۲۹۹

(۲) ۱۔ مسلم، الکنی والأسماء، ۱: ۵۶۳
۲۔ ابن منجویہ، رجال مسلم، ۱: ۸۰

(۳) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۲۵
۲۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۲

## حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ تک طرقِ حدیث کا تیسرا اور چوتھا نقشہ

**۳۔ الإمام أبوحنيفة عن عامر بن شراحيل الشعبي عن مسروق بن الأجدع عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہم**

**۴۔ الإمام أبوحنيفة عن أبي حصين عثمان بن عاصم الأسدي عن عبيدة بن عمرو السلماني عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہم**
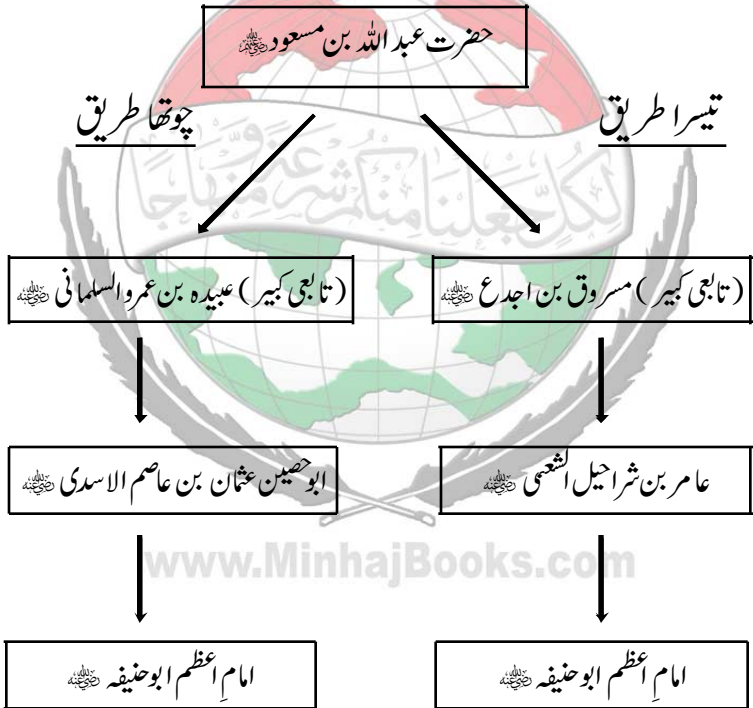
## ۳۔ تیسرے طریق کی تحقیق

امام اعظم نے اپنے شیخِ اکبر امام عامر بن شراحیل شعبی سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت مسروق بن اجدع (۷۵ھ) سے حاصل کیا اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ ائمہ حدیث کی تحقیق کے مطابق حضرت مسروق بن اجدع نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کرنے کے علاوہ خلفائے راشدین سے بھی علم الحدیث اخذ کیا ہے۔[1] امام بخاری، مسلم اور ابنِ ابی حاتم نے حضرت مسروق بن اجدع کے تذکرہ میں درج کیا ہے:

روى عنه الشعبي.[2]

''امام شعبی نے ان سے روایت کیا ہے۔''

امام موفق بن احمد المکی، حصکفی اور مزی نے اپنی کتابوں میں امامِ اعظم کے شیوخ کی فہرست میں امام شعبی کا نام لکھا ہے۔[3]

---

(۱) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۸: ۳۵
۲۔ ابن أبي حاتم، الجرح والتعديل، ۸: ۳۹۶
۳۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۷: ۴۵۱
حضرت مسروق بن اجدع کے شیوخ کی مزید تفصیل اور حوالہ جات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طرق میں دیکھیں۔

(۲) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۸: ۳۵
۲۔ مسلم، الكنى والأسماء، ۱: ۶۴۲
۳۔ ابن أبي حاتم، الجرح والتعديل، ۸: ۳۹۶

(۳) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۷
۲۔ حصکفی، مسند الإمام الأعظم: ۱۸۹، رقم: ۳۸۷
۳۔ مزی، تهذيب الكمال، ۱۴: ۳۳

## ۴۔ چوتھے طریق کی تحقیق

امام اعظم نے امام ابوحصین عثمان بن عاصم سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت عبیدہ بن عمرو السلمانی (۷۴ھ) سے حاصل کیا جبکہ وہ براہِ راست حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ امام بخاری، امام مسلم، امام ابنِ ابی حاتم اور دیگر اجل محدّثین کی تحقیق کے مطابق حضرت عبیدہ نے حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے حدیث روایت کی ہے۔[1]

امام ابوسعید بن خلیل علائی نے حضرت عبیدہ سلمانی کا تعارف یوں کرایا ہے:

**عبيدة السلماني، صاحب علي وابن مسعود** رضی اللہ عنہما.[2]

''امام عبیدہ سلمانی، حضرت علی اور ابنِ مسعود رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں۔''

امام ابنِ ابی حاتم، خطیب بغدادی اور امام نووی نے حضرت عبیدہ سلمانی کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ ابوحصین نے حضرت عبیدہ سے روایت کیا ہے۔[3]

امام موفق بن احمد المکی، مزی اور سیوطی نے امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث میں شیوخ اور اساتذہ کی فہرست میں امام ابوحصین عثمان کا نام درج کیا ہے۔[4]

---

(۱) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۶: ۸۲
۲۔ مسلم، الکنی والأسماء، ۱: ۵۸۵
۳۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعدیل، ۶: ۹۱
(۲) علائی، جامع التحصیل فی أحکام المراسیل، ۱: ۲۳۴
(۳) ۱۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعدیل، ۶: ۹۱
۲۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۱: ۱۱۸
۳۔ نووی، تہذیب الأسماء واللغات، ۱: ۲۹۳
(۴) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۷
۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۹: ۴۲۰
۳۔ سیوطی، تبییض الصحیفة بمناقب أبي حنيفة: ۲۴

## حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ تک طرقِ حدیث کا پانچواں اور چھٹا نقشہ

**٥۔ الإمام أبوحنيفة عن أبي إسحاق السبيعی عن أبي ميسرة عمرو بن شرحبيل الشعبي عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ**

**٦۔ الإمام أبوحنيفة عن عامر بن شراحيل الشعبي عن القاضي شريح بن الحارث الكندي عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ**
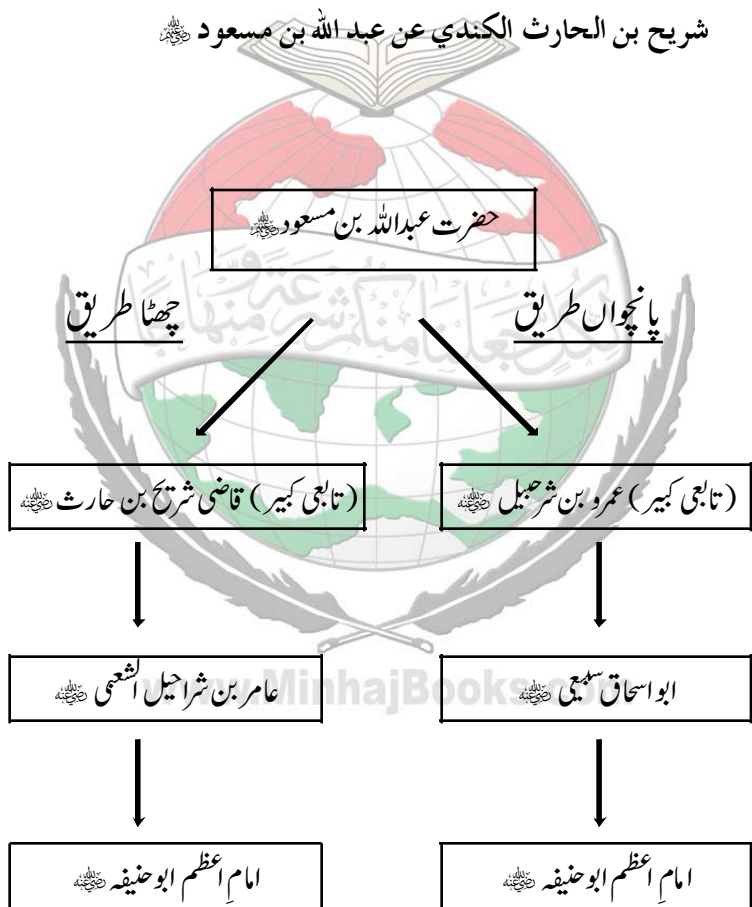
## ۵۔ پانچویں طریق کی تحقیق

امامِ اعظم نے اپنے شیخ امام ابو اسحاق سبیعی سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت ابو میسرہ عمرو بن شُرَحْبِیل (متوفی ۶۳ھ) سے حاصل کیا جبکہ وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے معروف شاگرد ہیں۔

امام عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں:

**کان أبو میسرة من أفاضل أصحاب عبد الله رضی اللہ عنہ.** (۱)

''ابو میسرہ، حضرت عبد اللہ کے جلیل القدر شاگردوں میں سے تھے۔''

محدّثین کی تحقیق کے مطابق حضرت عمرو بن شرحبیل نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے علاوہ درج ذیل اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی علم الحدیث اخذ کیا ہے:

۱۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ
۵۔ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ
۶۔ حضرت معقل بن مقرن رضی اللہ عنہ
۷۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ
۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (۲)

امام بخاری، امام مسلم، امام ابنِ ابی حاتم اور امام مزی نے حضرت ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل کے تذکرہ میں درج کیا ہے:

---

(۱) ابن حبان، الثقات، ۲: ۴۲۹

(۲) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۶: ۳۴۱
۲۔ مسلم، الکنی و الأسماء، ۱: ۸۲۴
۳۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعدیل، ۶: ۲۳۷
۴۔ مزی، تهذیب الکمال، ۲۲: ۶۰، ۶۱

روى عنه أبو إسحاق.(۱)

’’امام ابواسحاق سبیعی نے ان سے روایت کیا ہے۔‘‘

خطیب بغدادی، امام نووی، مزی اور ذہبی نے امامِ اعظم کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ آپ نے امام ابواسحاق سبیعی سے روایت کیا ہے۔(۲)

## ٦۔ چھٹے طریق کی تحقیق

امامِ اعظم نے اپنے شیخِ اکبر امام شعبی سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت قاضی شریح بن حارث الکندی (۷۸ھ) سے حاصل کیا جبکہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بڑے قابل شاگرد ہیں۔ ائمہِ حدیث کی تحقیق کے مطابق قاضی شریح نے حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے علم الحدیث حاصل کیا ہے۔(۳) امام بخاری، مسلم، ابنِ حبان اور ابنِ ابی حاتم نے قاضی شریح کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عنه الشعبي.(۴)

---

(۱) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۶: ۳۴۱
۲۔ مسلم، الکنى والأسماء، ۱: ۸۲۴
۳۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعدیل، ۹: ۲۳۷
۴۔ مزی، تهذیب الکمال، ۲۲: ۶۱

(۲) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۲۵
۲۔ نووی، تهذیب الأسماء واللغات، ۲: ۵۰۱
۳۔ مزی، تهذیب الکمال، ۲۹: ۴۱۹
۴۔ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۲

(۳) مزی، تهذیب الکمال، ۱۲: ۴۳۷

(۴) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۴: ۲۲۸

''امام شعبی نے ان سے روایت کیا ہے۔''

امام مزی اور امام سیوطی نے امامِ اعظم کے شیوخ کی فہرست میں امام عامر بن شراحیل شعبی کا نام لکھا ہے۔[1]

...... ۲۔ مسلم، الكنى والأسماء، ۱: ۸۰

۲۔ ابن حبان، الثقات، ۴: ۳۵۲

۳۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعديل، ۴: ۳۳۲

(۱) ۱۔ مزی، تهذيب الكمال، ۱۴: ۳۳

۲۔ سیوطی، تبييض الصحيفة بمناقب أبي حنيفة: ۴۷

مزید حوالہ جات کے لئے دوسرے طریق کی علمی تحقیق ملاحظہ کریں۔

## حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ تک طریقِ حدیث کا ساتواں نقشہ

**۷۔ الإمام أبو حنيفة عن سليمان بن مهران الأعمش عن خيثمة بن عبد الرحمن عن الحارث بن قيس عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہم**

## ۷۔ ساتویں طریق کی تحقیق

امامِ اعظم نے امام سلیمان بن مہران اعمش سے علم الحدیث حاصل کیا، انہوں نے اپنے شیخ امام خَیْثَمَہ بن عبدالرحمٰن بن ابی سَبْرَہ سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷜ کے شاگرد حضرت حارث بن قیس الجعفی سے حاصل کیا۔ امام بخاری، ابنِ حبان اور ابنِ ابی حاتم کی تحقیق کے مطابق حضرت حارث بن قیس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷜ سے احادیث روایت کی ہیں۔[1] امام ابنِ حبان، ذہبی اور عسقلانی، حضرت حارث بن قیس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

روى عنه خيثمة بن عبد الرحمن.[2]

''خیثمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت حارث سے روایت کیا ہے۔''

امام بخاری، مسلم، ابنِ ابی حاتم اور ذہبی نے امام خیثمہ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

سمع منه الأعمش.[3]

''اعمش نے امام خیثمہ سے سماع کیا ہے۔''

---

(۱) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۲: ۲۷۹
۲۔ ابن حبان، الثقات، ۴: ۱۳۳
۳۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعديل، ۳: ۸۶

(۲) ۱۔ ابن حبان، الثقات، ۴: ۱۳۳
۲۔ ذهبی، الكاشف، ۱: ۳۰۴
۳۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۲: ۱۳۴

(۳) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۳: ۲۱۵
۲۔ مسلم، الكنى والأسماء، ۱: ۱۹۲
۳۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعديل، ۳: ۳۹۳
۴۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۴: ۳۲۱

امام موفق بن احمد المکی، امام ذہبی اور امام سیوطی کے مطابق امام اَعمش، امامِ اَعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حدیث میں شیخ اور استاد ہیں۔(۱)

ان ساتوں طرق کی علمی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ امامِ اَعظم اپنے اَجل اور اَوثق شیوخ کے ذریعے سے حضرت علقمہ بن قیس، اسود بن یزید النخعی، مسروق بن اجدع، عبیدہ بن عمرو السلمانی، ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل، قاضی شریح بن حارث الکندی اور حارث بن قیس کے توسط سے خلفائے راشدین المہدیین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور بالخصوص کوفہ میں اقامت اختیار کرنے والے چوتھے خلیفۂ راشد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور فقیہ صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علم الحدیث کے وارث ہوئے۔



(۱) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۵
۲۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۶: ۲۲۷
۳۔ سيوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۷۴

## (۲) امامِ اعظم کی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تک علم الحدیث کی سات اسانید

امامِ اعظم اپنے شیوخ کے ذریعے سات طرق سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث کے وارث ہوئے ہیں۔ یہ سات طرقِ حدیث درج ذیل ہیں:

۱۔ الإمام أبو حنيفة عن عطاء بن أبي رباح عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہم

۲۔ الإمام أبو حنيفة عن عكرمة مولٰى ابن عباس عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہم

۳۔ الإمام أبو حنيفة عن طلحة بن نافع عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہم

۴۔ الإمام أبو حنيفة عن عثمان بن عاصم عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہم

۵۔ الإمام أبو حنيفة عن عمرو بن دينار المكي عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہم

۶۔ الإمام أبو حنيفة عن عبد العزيز بن رفيع المكي عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہم

۷۔ الإمام أبو حنيفة عن ميمون بن مهران عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہم

# حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ تک طرقِ حدیث کے سات نقشہ جات

حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ

## پانچواں طریق

عمرو بن دینار المکی ؓ

↓

امامِ اعظم ابو حنیفہ ؓ

## چھٹا طریق

عبدالعزیز بن رفیع المکی ؓ

↓

امامِ اعظم ابو حنیفہ ؓ

## ساتواں طریق

حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ

↓

میمون بن مہران ؓ

↓

امامِ اعظم ابو حنیفہ ؓ
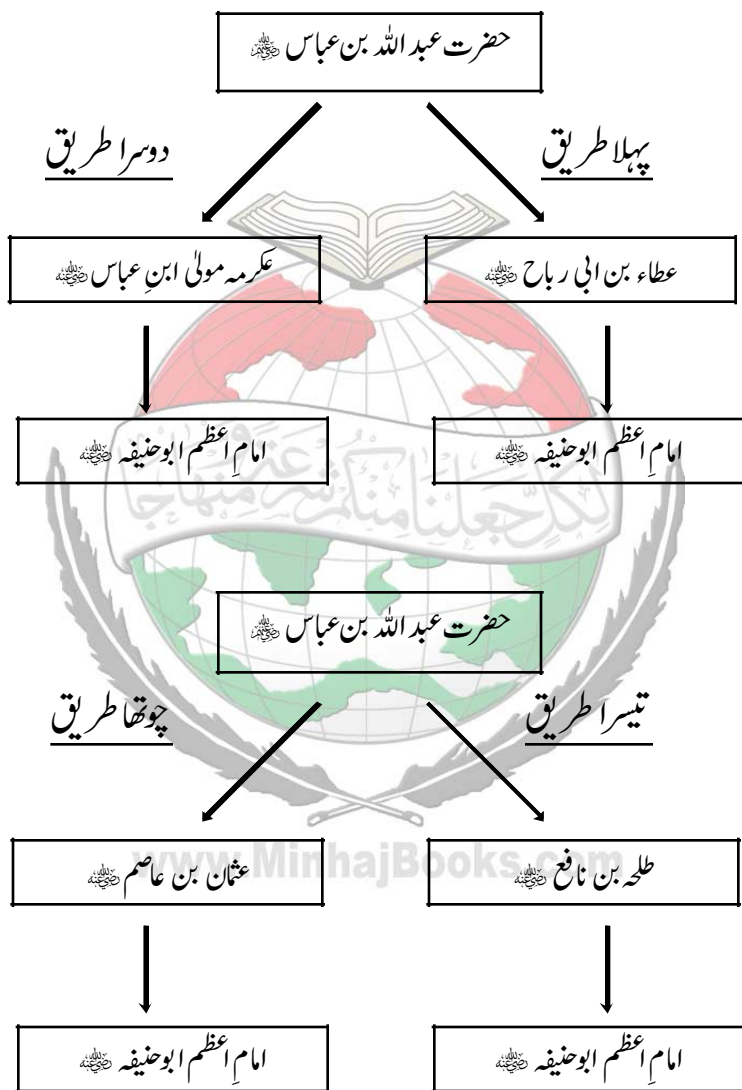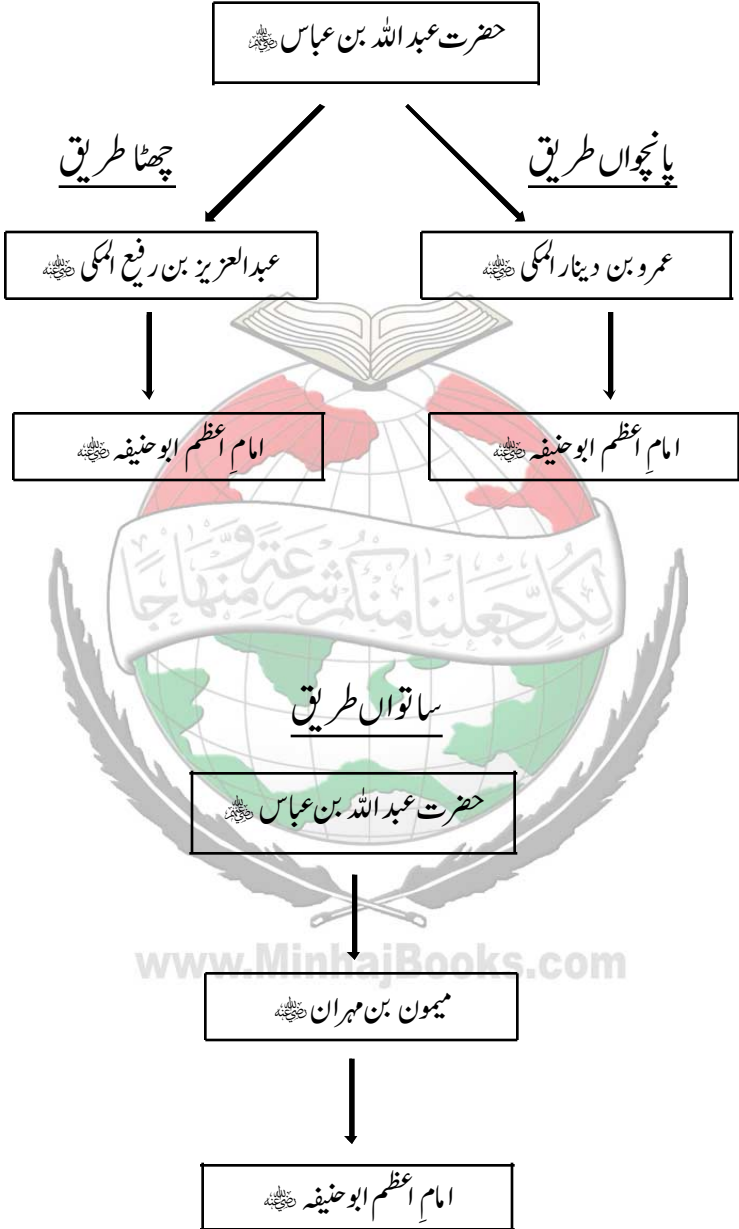
امامِ اعظم کے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تک طرقِ حدیث میں موجود بعض شیوخ تابعین پر تحقیقات ہم پچھلے صفحات میں خلفائے راشدین اور ازواجِ مطہرات کے ضمن میں کر چکے ہیں۔ امام صاحب کے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعلقِ علم الحدیث میں باقی تین طرق پر تحقیقات درجِ ذیل ہیں:

## ۱۔ امام عمرو بن دینار المکی رضی اللہ عنہ کے طریق کی تحقیق

امام اعظم نے اپنے شیخ امام عمرو بن دینار المکی سے علم الحدیث حاصل کیا اور وہ براہِ راست حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

امام عمرو بن دینار مکی (متوفی ۱۲۶ھ) نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کرنے کے علاوہ درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کیا ہے:

۱۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ
۵۔ حضرت عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ
۶۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۸۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ
۹۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ (۱)

امام عمرو بن دینار، امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حدیث میں شیخ اور استاد ہیں۔ (۲)

(۱) ۱۔ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۳۰۰، ۳۰۱
۲۔ مزی، تهذیب الکمال، ۲۲: ۵-۷

(۲) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۷
۲۔ مزی، تهذیب الکمال، ۲۹: ۴۱۹

## ۲۔ امام عثمان بن عاصم رضی اللہ عنہ کے طریق کی تحقیق

امامِ اعظم نے اپنے شیخ امام ابوحصین عثمان بن عاصم (۱۲۸ھ) سے علم الحدیث حاصل کیا جبکہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث سے فیض یاب ہوئے۔

امام ابوحصین عثمان بن عاصم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کیا ہے:

۱۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۵۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ (۱)

امام مزی اور ذہبی، امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

روى عن أبي حصين الأسدي. (۲)

’’آپ نے امام ابوحصین اسدی سے روایت کیا ہے۔‘‘

## ۳۔ امام عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ کے طریق کی تحقیق

امامِ اعظم نے امام عبدالعزیز بن رفیع (متوفی ۱۳۰ھ) سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یوں ان کے ذریعے بھی امامِ اعظم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا علم الحدیث سمیٹا۔

امام عبد العزیز بن رفیع مکہ کے بہت بڑے محدّث تھے۔ امام بخاری، ابنِ ابی

(۱) ۱۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۵: ۴۱۳
۲۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۷: ۱۱۶
(۲) ۱۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۹: ۴۲۰
۲۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۲

حاتم اور ابنِ حبان کے مطابق امام عبدالعزیز نے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔(۱)

امام موفق بن احمد المکی، کردری اور سیوطی نے امام عبد العزیز کو امامِ اعظم کا حدیث میں شیخ اور استاد قرار دیا ہے۔(۲)

(۱) ا۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۶: ۱۱

۲۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعدیل، ۵: ۳۸۱

۳۔ ابن حبان، الثقات، ۵: ۱۲۳

(۲) ا۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۷

۲۔ کردری، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۸۰

۴۔ سیوطی، تبییض الصحیفة بمناقب أبی حنیفة: ۴۹

## (۳) امامِ اعظم کی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تک علم الحدیث کی چھ اَسانید

امامِ اعظم اپنے شیوخ کے ذریعے عبادلہ ثلاثہ میں سے تیسرے فرد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علم الحدیث کے بھی چھ نمایاں طرق سے وارث ٹھہرے ہیں۔ یہ چھ طرقِ حدیث درج ذیل ہیں:

۱۔ الإمام أبو حنيفة عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما

۲۔ الإمام أبو حنيفة عن زيد بن أسلم مولٰى عمر بن الخطاب عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما

۳۔ الإمام أبو حنيفة عن نافع مولٰى عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما

۴۔ الإمام أبو حنيفة عن ثابت بن أسلم البناني عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما

۵۔ الإمام أبو حنيفة عن ميمون بن مهران عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما

۶۔ الإمام أبو حنيفة عن محارب بن دثار الكوفي عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما

## حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ تک طرقِ حدیث کے چھ نقشہ جات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

چوتھا طریق

ثابت بن اسلم البُنانی رضی اللہ عنہ

↓

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

پانچواں طریق

میمون بن مہران رضی اللہ عنہ

↓

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

چھٹا طریق

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

↓

محارِب بن دِثار الکوفی رضی اللہ عنہ

↓

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
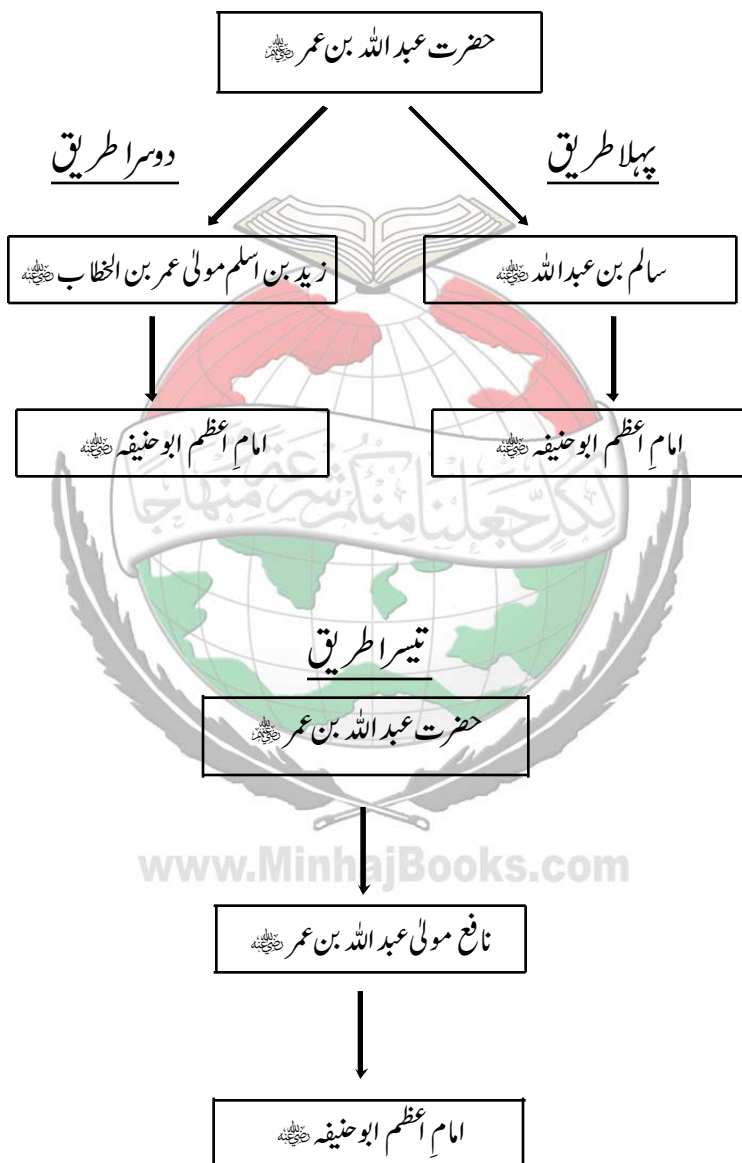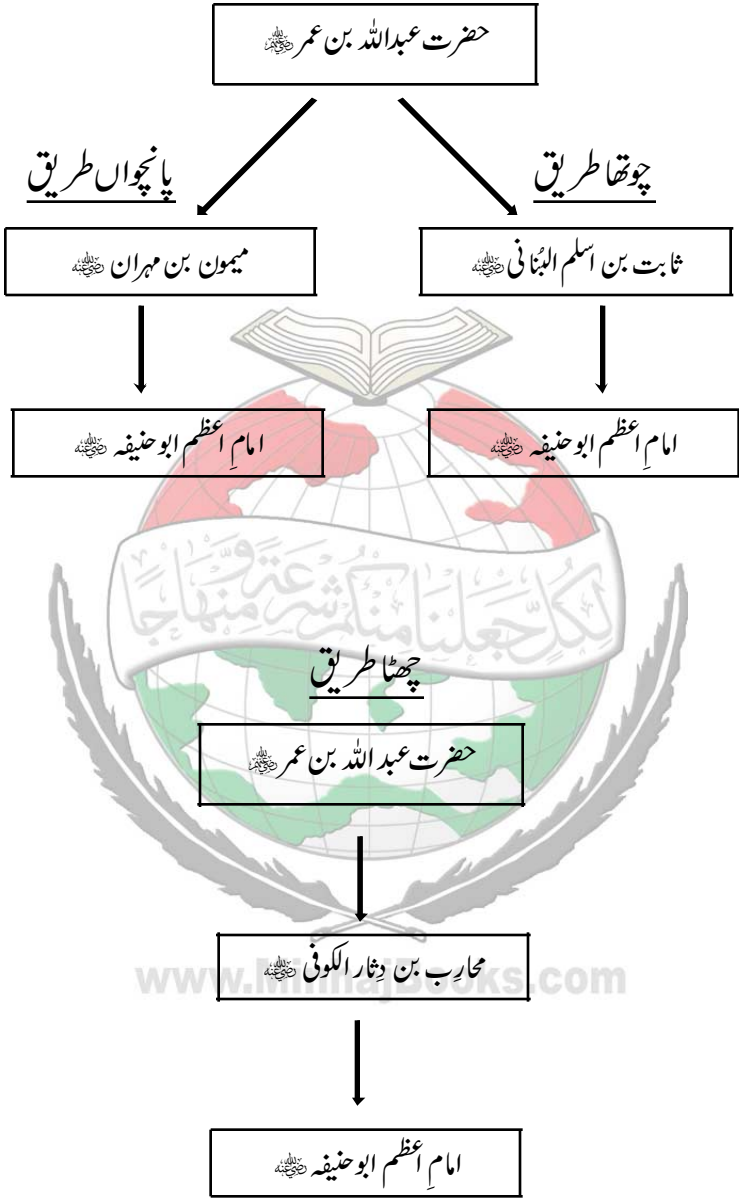
امام اعظم کے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تک طرقِ حدیث میں سے بعض کی تحقیقات ہم پچھلے صفحات میں ذکر کر چکے ہیں، اِن کے طرق میں سے بقیہ تین طرق کا ہم ذیل میں تذکرہ کر رہے ہیں:

## ۱۔ حضرت نافع مولیٰ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کے طریق کی تحقیق

حضرت ابوعبد اللہ نافع بن ہرمز مدنی عدوی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ محدّثینِ کرام کے مطابق آپ نے درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے:

۱۔ اپنے آقا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ
۵۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ
۶۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۷۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
۸۔ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا (۱)

امام ابنِ ابی حاتم، خطیب بغدادی، امام نووی اور مزی، امامِ اعظم کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

روی عن نافع مولیٰ ابن عمر. (۲)

(۱) ۱۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ۱: ۱۴۴
۲۔ نووی، تهذیب الأسماء واللغات، ۲: ۴۲۴
۳۔ عسقلانی، تهذیب التهذیب، ۱۰: ۳۶۸

(۲) ۱۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعدیل، ۸: ۴۴۹
۲۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۲۵
۳۔ نووی، تهذیب الأسماء واللغات، ۲: ۵۰۱
۴۔ مزی، تهذیب الکمال، ۲۹: ۴۱۹

’’امام ابوحنیفہ نے حضرت نافع مولیٰ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔‘‘

## ۲۔ حضرت ثابت بن اسلم بُنانی رضی اللہ عنہ کے طریق کی تحقیق

امامِ اعظم نے حضرت ثابت بن اسلم بُنانی (۱۲۷ھ) سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، یوں ان کے ذریعے بھی امامِ اعظم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا علم الحدیث سمیٹا۔ امام ذہبی کی تحقیق کے مطابق حضرت ثابت نے حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن مغفل المزنی، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت ابو برزہ اسلمی، حضرت عمر بن ابی سلمہ مخزومی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے حدیث روایت کی ہے۔(۱)

امام موفق بن احمد المکی، ابنِ بزاز کردری اور محمد بن یوسف صالحی شامی نے امامِ اعظم کے شیوخ کی فہرست میں حضرت ثابت کا نام درج کیا ہے۔(۲)

## ۳۔ حضرت مُحارِب بن دِثار رضی اللہ عنہ کے طریق کی تحقیق

حضرت مُحارِب بن دِثار الکوفی (۱۱۶ھ) کا شمار بھی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں ہوتا ہے جبکہ یہ امامِ اعظم کے شیخ ہیں۔ لہٰذا ان کے ذریعے بھی امامِ اعظم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا علم الحدیث حاصل کیا۔ امام ذہبی اور امام عسقلانی کی تحقیق کے مطابق حضرت محارِب نے حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری اور حضرت عبداللہ بن یزید الخطمی رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔(۳)

---

(۱) ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۲۲۰

(۲) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۱

۲۔ کردری، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۷۴

۴۔ صالحی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم أبی حنيفة: ۶۸

(۳) ۱۔ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۲۱۷

۲۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۱۰: ۴۵

خطیب بغدادی، امام مزی اور ذہبی نے امامِ اعظم کے شیوخ میں حضرت محارب کا نام لکھا ہے۔(۱)

امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اپنے اکابر شیوخ کے ذریعے سے عبادلہ ثلاثہ حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے درج بالا اِن طرق کی علمی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ آپ ان حضرات کے علم الحدیث کے بھی بدرجۂ اتم وارث ٹھہرے ہیں۔
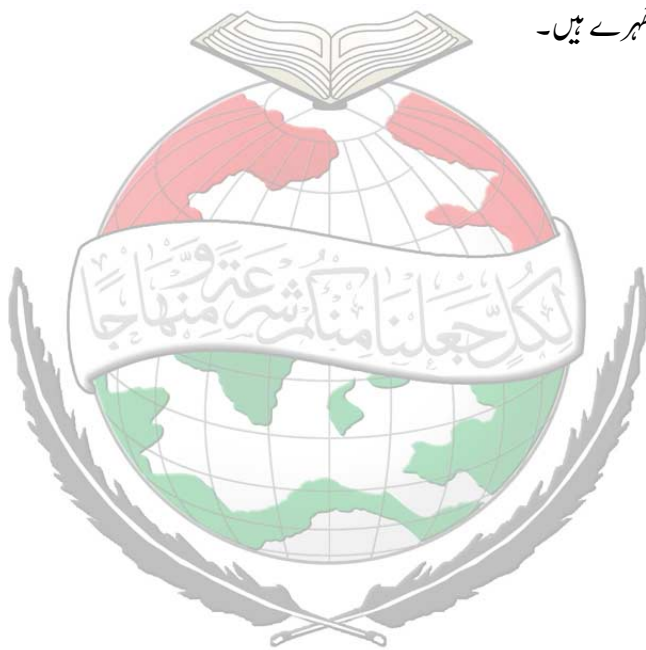
(۱) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۲۴

۲۔ مزی، تهذیب الکمال، ۲۹: ۴۱۹

۳۔ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ٦: ۳۹۱

# ۴۔ امامِ اعظم کی دیگر اکابر صحابہ ﷺ تک اَسانیدِ حدیث

امامِ اعظم، خلفائے راشدین، حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات اور عبادلۂ ثلاثہ کے علاوہ اپنے اکابر شیوخ تابعین کے کئی طرق اور واسطوں سے دیگر اکابر صحابہ کرام ﷺ کے علم الحدیث کے بھی وارث ہیں۔ جن میں سے ہم امام صاحب کے تین اکابر شیوخ (امام عامر بن شراحیل شعبیؒ، امام حسن بصری اور امام محمد بن المنکدر) کے طرق پر تحقیق درج کر رہے ہیں۔

## (۱) امامِ اعظم کی بطریقِ امام شعبیؒ بیالیس صحابہ ﷺ تک متصل اسانید

امامِ اعظم کے اگر بہت سے اکابر تابعین شیوخ نہ بھی ہوتے تو تب بھی آپ کے ایک ہی استاد تابعی اکبر حضرت ابوعمرو عامر بن شراحیل شعبیؒ ہمدانی کوفی (متوفی ۱۰۴ھ) کافی تھے۔ ان کی ولادت ۱۷ ہجری میں ہوئی جو کہ سیدنا فاروق اعظم ﷺ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ کتب اسماء الرجال کے مطابق آپ نے پانچ سو (۵۰۰) صحابہ کرام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا جبکہ ایک سو پچاس (۱۵۰) کے قریب صحابہ سے علم الحدیث لیا۔ اس لحاظ سے یہ سارے صحابہ امام شعبیؒ کے حدیث میں استاذ ہیں۔

۱۔ امام شعبیؒ خود ہی صحابہ کرام ﷺ سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

أدركت خمس مائة من أصحاب النبي ﷺ أو أكثر. (۱)

''میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پانچ سو یا اس سے زیادہ صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے۔''

---

(۱) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۶: ۴۵۰

۲۔ سليمان بن خلف باجی، التعديل والتجريح، ۳: ۹۹۳

۳۔ ذهبی، تذكرة الحفاظ، ۱: ۸۱

۴۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۵: ۵۹

**۲۔** امام ابنِ حبان نے امام شعبی کو ثقات تابعین میں شمار کرتے ہوئے ان کے بارے میں لکھا ہے:

**روی عن خمسین ومائة من أصحاب رسول الله ﷺ.** (۱)

''امام شعبی نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک سو پچاس (۱۵۰) صحابہ کرام سے حدیث روایت کی ہے۔''

امام شعبی نے جن جلیل القدر صحابہ سے حدیث کو روایت کیا ہے ان میں سے درج ذیل بیالیس (۴۲) صحابہ کرام کے اسماء معتبر کتبِ اسماء الرجال سے معلوم ہو سکے ہیں:

| | |
|---|---|
| ۱۔ حضرت اُسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ | ۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ |
| ۳۔ حضرت براء بن عازِب رضی اللہ عنہ | ۴۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ |
| ۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ | ۶۔ حضرت جَرِیر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ |
| ۷۔ حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ | ۸۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ |
| ۹۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ | ۱۰۔ حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ |
| ۱۱۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ | ۱۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ |
| ۱۳۔ حضرت سعید بن زَید رضی اللہ عنہ | ۱۴۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ |
| ۱۵۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ | ۱۶۔ حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ |
| ۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ | ۱۸۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ |
| ۱۹۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ | ۲۰۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ |

(۱) ابن حبان، الثقات، ۵: ۱۸۶

۲۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
۲۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
۲۳۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۴۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ
۲۵۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۲۶۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
۲۷۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ
۲۸۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
۲۹۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
۳۰۔ حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ
۳۱۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ
۳۲۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ
۳۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
۳۴۔ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ
۳۵۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۳۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۳۸۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
۳۹۔ ام المؤمنین حضرت میمونہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا
۴۰۔ حضرت اَسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا
۴۱۔ حضرت فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا
۴۲۔ حضرت ام ہانی بنتِ ابی طالب رضی اللہ عنہا[1]



## امام شعبی، امام اعظم کے حدیث میں شیخِ اکبر ہیں

۱۔ امام موفق بن احمد المکی، حصکفی، امام مزی، ذہبی اور سیوطی جیسے اکابر محدّثین نے

(۱) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۲: ۲۲۷
۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۴: ۲۸۔ ۳۱
۳۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۵: ۵۸

نے اپنی کتابوں میں امامِ اعظم کے شیوخ کی فہرست میں امام شعبی کا نام لکھا ہے۔[۱]

**۲۔** امام ذہبی نے 'تذکرۃ الحفاظ' میں امام شعبی کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے اِن سے روایت کیا ہے، آگے صراحت کرتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے:

**هو أكبر شيخ لأبي حنيفة.**[۲]

''آپ امام ابوحنیفہ کے سب سے بڑے شیخ ہیں۔''

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ امام شعبی نے **۱۵۰** صحابہ کرام سے پوری دنیا کا علم سمیٹ کر اپنے شاگرد امامِ اعظم کو منتقل کیا جس سے صرف اسی ایک طریق سے امام صاحب کے مقامِ حدیث کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔
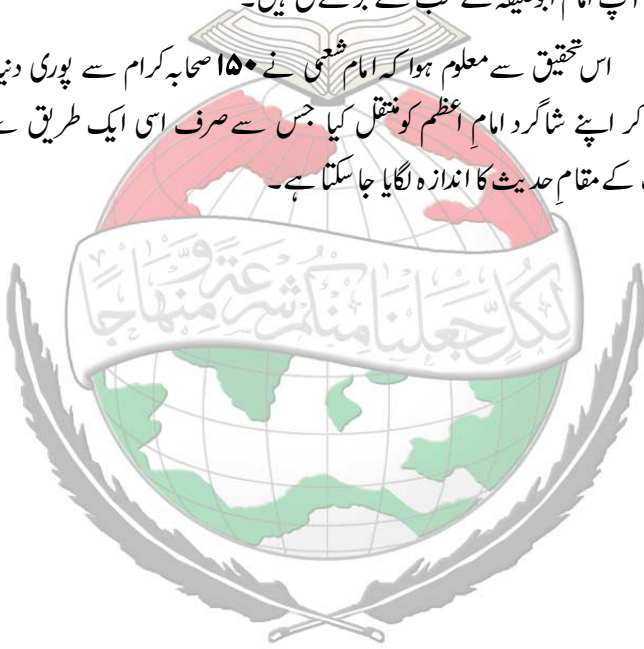


(۱) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۷

۲۔ حصکفی، مسند الإمام الأعظم: ۱۸۹، رقم: ۳۸۷

۳۔ مزی، تهذيب الكمال، ۱۴: ۳۳

۴۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۱

۵۔ سیوطی، تبييض الصحيفة بمناقب أبي حنيفة: ۴۷

(۲) ذهبی، تذكرة الحفاظ، ۱: ۷۹

## (۲) امام اعظم کی بطریقِ امام حسن البصریؒ نو صحابہ رضی اللہ عنہم تک متصل اسانید

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اکابر صحابہ کرام کے علم الحدیث کے وارث ہونے میں دوسرا اہم واسطہ امام ابوسعید حسن بن ابی الحسن یسار بصری (۱۱۰ھ) کا ہے۔

### شیوخِ امام حسن البصریؒ

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ | ۲۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ | ۳۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ |
| ۴۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ | ۵۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ | ۶۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ |
| ۷۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ | ۸۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ | ۹۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ |
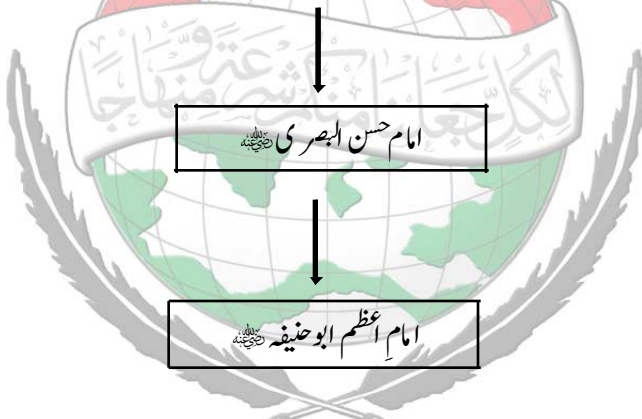
### امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کے طریق کی تحقیق

امام حسن بصری وہ خوش قسمت تابعی ہیں جنہوں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پرورش پائی۔ امام حسن بصری نے بہت سارے صحابہ اور سینکڑوں اکابر تابعین سے علم الحدیث سمیٹ کر اپنے شاگرد ابوحنیفہ کو عطا فرمایا۔

امام ذہبی کے مطابق امام حسن بصری نے درج ذیل صحابہ کرام سے علم الحدیث

حاصل کیا:

۱۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
۶۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
۷۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ
۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ
۹۔ حضرت مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ [(۱)]

امام حصکفی نے 'مسند امام اعظم' میں بذاتِ خود امام اعظم کا قول نقل کیا ہے کہ امام حسن بصری حدیث میں اُن کے شیخ اور استاد ہیں۔ [(۲)]
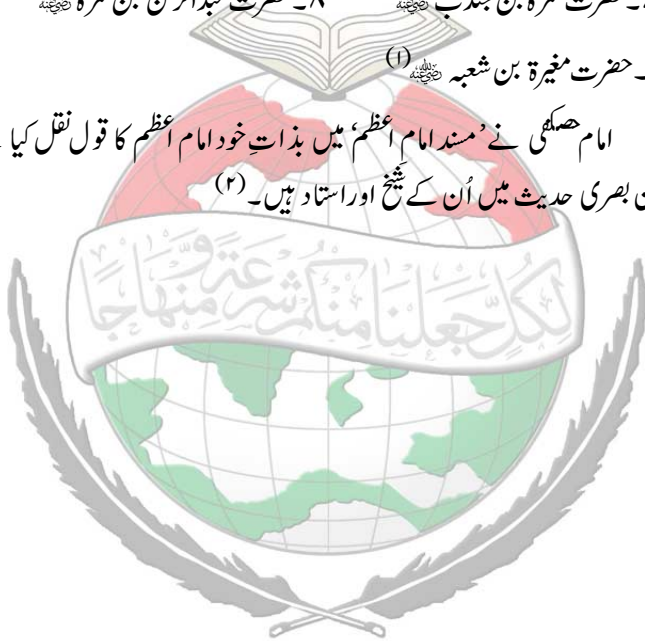


(۱) ذهبی، تذکرة الحفاظ، ۱: ۷۱

(۲) حصکفی، مسند الإمام الأعظم: ۱۸۹، رقم: ۳۸۷

## (۳) امام اعظم کی بطریقِ امام محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ گیارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک متصل اسانید

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اکابر صحابہ کرام کے علم الحدیث کے وارث ہونے میں تیسرا اہم طریق امام محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۱ھ) کا ہے۔

### شیوخِ امام محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ | ۲۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ | ۳۔عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ |
| ۴۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ | ۵۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ | ۶۔ ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ |
| ۷۔ ابو اُمامہ الباہلی رضی اللہ عنہ | ۸۔سلمان فارسی رضی اللہ عنہ | ۹۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ |
| ۱۰۔ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا | ۱۱۔اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا | |

امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

### امام محمد بن المنکدر ر رضی اللہ عنہ کے طریق کی تحقیق

امام ابوعبداللہ محمد بن منکدر ر کا شمار بھی امام اعظم کے شیوخ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے

درج ذیل اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے علم الحدیث اخذ کر کے امامِ اعظم کو منتقل کیا:

۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت عبد اللہ زبیر رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۶۔ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ
۷۔ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ
۸۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
۹۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
۱۰۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۱۱۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا [(۱)]

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

سمع عن محمد بن المنکدر. [(۲)]

''آپ نے محمد بن منکدر سے سماع کیا۔''

ان کے علاوہ امام موفق، مزی، ذہبی اور سیوطی نے بھی امامِ اعظم کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ امام محمد بن منکدر آپ کے حدیث میں شیخ اور استاد ہیں۔ [(۳)]

---

(۱) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۱: ۲۱۹
۲۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعدیل، ۸: ۹۷
۳۔ ابن حبان، الثقات، ۵: ۳۵۰
۴۔ مزی، تھذیب الکمال، ۲۶: ۵۰۴۔۵۰۵
۵۔ ذھبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۳۵۳۔ ۳۵۴

(۲) خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۲۵

(۳) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنیفة، ۱: ۳۹
۲۔ مزی، تھذیب الکمال، ۲۹: ۴۱۹

## خلاصۂ بحث

اگر آپ کے سلسلۂ اساتذہ کی عمیق نظروں سے تحقیق کی جائے تو کئی تصانیف وجود میں آ سکتی ہیں مگر اختصاراً بات کو سمجھانے کے لئے اس پر اکتفا کرنا کافی ہے کہ امامِ اعظم کے وہ اکابر اساتذہ جنہیں تابعیت کا شرف حاصل ہے کتنے ہی کبار اور جلیل القدر صحابہ کرام کے شاگرد ہیں لہٰذا امامِ اعظم تک ان تابعین شیوخ کے ذریعے سینکڑوں صحابہ کرام کا علم الحدیث پہنچا۔ امامِ اعظم تک بیسیوں صحابہ کا علم امام شعبی کے ذریعے پہنچا اور سینکڑوں صحابہ کا علم امامِ اعظم تک حضرت علقمہ بن قیس، قاضی شریح، حضرت مسروق بن اَجدع، حضرت اسود بن یزید، حضرت عبیدہ سلمانی، حضرت حارث بن قیس اور حضرت عمرو بن شرحبیل کے ذریعے پہنچا۔ اسی طرح امامِ اعظم نے حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر، حضرت حسن بصری، حضرت محمد بن منکدر، حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر، حضرت نافع مولیٰ ابنِ عمر، حضرت زید بن اسلم، حضرت عکرمہ مولیٰ ابنِ عباس، حضرت عمرو بن دینار، حضرت عطاء بن ابی رِباح، حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ عنہم اور دیگر اعاظم شیوخ کے ذریعے بے شمار صحابہ کا علم الحدیث حاصل کیا۔ یہ سب طرق اور واسطے امامِ اعظم کے علم الحدیث کے منابع، ماخذ اور مصادر ہیں۔ اِن بلند پایہ طرق اور سلاسل کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ امامِ اعظم نے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے اپنے شیوخ کے ذریعے سر زمینِ مکہ مکرمہ کا علم الحدیث بھی حاصل کیا، مدینہ منورہ کے علم الحدیث سے بھی فیضیاب ہوئے، اپنے مولد کوفہ کے جمیع علم الحدیث سے بھی مستفید ہوئے اور بصرہ حتیٰ کہ شام کے علم الحدیث سے بھی آپ کو وافر حصہ میسر آیا۔

---

۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۱

۴۔ سیوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۵۸